بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایئر پورٹ پر رہ جانے والے سامان کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایئر پورٹ پر جو حاج یا عمرہ کرنے والے لوگ، اپنا سامان چھوڑ جاتے ہیں، یا جن کا سامان زیادہ ہونے کی وجہ سے ایئر پورٹ والے نکال دیتے ہیں، وہ سامان وہاں کام کرنے والے کمپنی کے ملازمین، اسٹور سے اپنے گھروں میں لے جاتے ہیں، پھر اس میں سے کچھ استعمال کرتے ہیں، اور کچھ آگے فروخت کر دیتے ہیں؟ کیا اس طرح لیا ہوا اور آگے بیچا ہوا سامان، ان ورکرز کے لیے جائز ہے یا نہیں؟ رہنمائی فرمائیں۔

جواب

پوچھی گئی صورت میں ملازمین کا اسٹور سے وہ سامان اپنے گھر لے جانا، خود استعمال کرنا، یا آگے فروخت کرنا شرعاً جائز نہیں؛ کیونکہ حاجی یا عمرہ کرنے والے کا سامان، ایئر پورٹ پر رہ جانا، یا وزن کی زیادتی کی وجہ سے الگ ہو جانا، اس بات کی دلیل نہیں، کہ اصل مالک نے اپنا مال دوسروں کے لیے مباح کر دیا ہے، اور عام ممالک میں اس طرح کے ایس اوپیز بنے ہوئے ہیں، جن کے ذریعے اصل مالکان اپنا سامان واپس لیتے ہیں، لہذا عام حالات میں وہاں کام کرنے والے ملازمین کا، اس سامان کو اپنے لیے اٹھا لینا، جائز نہیں، اور جنہوں نے اٹھا لیا ہے، اگر سامان موجود ہو، تو مالکان تک پہنچائیں، اور ہلاک ہو چکا، تو اس کا تاوان ادا کریں۔

کسی کا ناحق مال کھانے کی ممانعت سے متعلق قرآنِ پاک میں ہے ﴿وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور آپس میں ایک دوسرے کا مالِ ناحق نہ کھاؤ۔ (القرآن الکریم، پارہ 2، سورۃ البقرۃ، آیت 188)

حدیثِ پاک میں ہے "ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا يحل مال امرء مسلم الا عن طيب نفس" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کا مال اس کی رضا کے بغیر لینا حلال نہیں ہے۔ (سنن الدار قطنی، جلد 3، صفحہ 424، رقم الحدیث 2886، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ردالمحتار میں ہے "لا يجوز لاحد من المسلمين اخذ مال احد بغير سبب شرعي" ترجمہ: کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ بغیر کسی سبب شرعی کے کسی کا مال لے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، ج 6، ص 98، مطبوعہ: کوئٹہ)

علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ الرحمہ درمختار میں فرماتے ہیں: "وحكمه الاثم لمن علم انه مال الغير ورد العين قائمة والغرم هالكة و لغير من علم الا خيران فلا اثم لانه خطا" ترجمہ: غصب کا حکم یہ ہے کہ غاصب گناہ گار ہوگا جبکہ معلوم ہو کہ غیر کا مال ہے اور چیز موجود

ہو تو واپس کرے گا اور ہلاک ہو چکی ہو تو تاوان دے گا اور جسے معلوم نہ ہو اس کے لیے آخری دو حکم ہیں، یہ شخص گناہ گار نہیں ہو گا کیونکہ اس سے خطاءً ایسا ہوا ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد9، صفحہ302، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے "غصب کا حکم یہ ہے کہ اگر معلوم ہو کہ دوسرے کا مال ہے تو غاصب گنہگار ہے اور چیز موجود ہو تو مالک کو واپس کر دے موجود نہ ہو تو تاوان دے اور معلوم نہ ہو کہ پرایا مال ہے تو اس کا حکم واپس کرنا یا چیز موجود نہ ہو تو تاوان دینا ہے اور اس صورت میں گنہگار نہیں ہوا۔" (بہار شریعت، جلد3، حصہ15، صفحہ210، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5023

تاریخ اجراء: 02ذوالحجۃ الحرام 1447ھ/19مئی 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net